[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 6.S.C.R

ازعدالت عظمی

ایس۔ کے۔ سنگھ

بنام

سینٹرل بینک آف انڈیااور دیگران

19اکتوبر 1996

[کے راماسوامی، فیزان ادین اور جی بی پٹنا ئک، جسٹسز]

قانونی ملازمت:

ملازمت سے ہٹانا – بینک کا برانچ منیجر – نقدرقم کے طور پر تادیبی کارروائی مختصر پائی گئی – تفتیش کی گئی – ملازمت سے ہٹانے کے حکم کو – اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا کہ انکوائری رپورٹ کی کاپی فراہم نہیں کی گئی تھی – عدالت عالیہ کی طرف سے مسترد کیا گیا – اپیل ہونے پر، اگرچہ انکوائری رپورٹ کی کاپی فراہم نہیں کی گئی تھی، ملازم عدالت کو اس کی عدم فراہمی کی وجہ سے ہونے والے تعصب کے بارے میں مطمئن نہیں کر سکا – لہذا عدالت عالیہ کے فیصلے میں کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں ہے۔

منیجنگ ڈائریکٹر، ای سی آئی ایل حیدر آباد اور دیگر بنام بی کرونکر اور دیگر [1993] 4 ایس سی 727 کا حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1996: کی خصوصی رخصت کی درخواست (سی) نمبر 18181۔

1996 کے ایل پی اے نمبر 80 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے 13.3.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

عرضی گزار کے لیے ایس ایس کھنڈوجا، یش پال ڈھنگڑا اور بلدیو ایل ستیجا

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

یہ عرضی مدھیہ پردیش عدالت عالیہ گوالیار بنچ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے کے خلاف دائر کی گئی ہے جو 13 مارچ 1996 کو ایل پی اے نمبر 80 / 96 میں دی گئی تھی۔

تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ درخواست گزار مدعا علیہ بینک میں برانچ منیجر کے طور پر کام کر رہا تھا۔ برانچ کی نقد رقم میں

20,000 روپے کی کمی پائی گئی۔ اس لیے ان کے خلاف تادیبی کارروائی شروع کی گئی اور انکوائری کی گئی اور انہیں ملازمت سے ہٹا دیا گیا۔ انہوں نے اپنی برطرفی کے حکم کو ایک اپیل میں چیلنج کیا جسے مسترد کر دیا گیا تھا۔ ان کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن کو بھی عدالت عالیہ کے فاضل ماتحت جج نے مسترد کر دیا تھا اور اپیل پر اس کی تصدیق کی گئی تھی۔

عدالت عالیہ میں صرف یہ تنازعہ کھڑا ہوا کہ چونکہ انہیں انکوائری رپورٹ کی کاپی فراہم نہیں کی گئی تھی، اس لیے برخاستگی کا حکم قانونی طور پر غلط تھا۔ قابل سنگل جج کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے منیجنگ ڈائریکٹر، ای سی آئی ایل، حیدرآباد اور دیگر بنام بی کرونکر اور دیگر [1993] 4 ایس سی سی 727 میں اس عدالت آئینی بنچ کے فیصلے کے اثر پر غور کیا ہے۔ فاضل ماتحت جج کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے درخواست گزار سے پوچھا تھا کہ درخواست گزار کو اس کی عدم فراہمی کی وجہ سے کیا تعصب کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ چونکہ درخواست گزار کی طرف سے کوئی مناسب وضاحت پیش نہیں کی گئی تھی، عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچی کہ اگرچہ رپورٹ کی کاپی فراہم نہیں کی گئی تھی، حقائق پر، چونکہ کوئی تعصب ثابت نہیں ہوا تھا، یہ مداخلت کی ضمانت دینے والا مقدمہ نہیں تھا۔

درخواست گزار کے فاضل وکیل سری کھنڈو جانے دلیل دی ہے کہ چونکہ اس عدالت نے قانون وضع کیا ہے کہ انکوائری رپورٹ کی کاپی فراہم کرنا ایک مجاز افسر کے لیے تادیبی کارروائی کرنے کی پیشگی شرط ہے، اس لیے مناسب طریقہ یہ ہوتا کہ کیس کو تادیبی اتھارٹی کو واپس بھیج دیا جاتا۔ اس طریقے کے لیے، عام طور پر کوئی جھگڑا نہیں ہوتا، کیونکہ اس عدالت نے قانون طے کیا تھا کہ رپورٹ کی ایک کاپی مجرم ملازم کو فراہم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ مجوزہ کارروائی یا سزا کے خلاف نمائندگی کر سکے اور اس کے بعد، اتھارٹی کو درخواست گزار کی طرف سے پیش کردہ وضاحت پر غور کرنے اور پھر سزا کی مقدار پر فیصلہ لینے کی ضرورت ہے۔ اس معاملے میں، اگرچہ رپورٹ کی کاپی فراہم نہیں کی گئی تھی، لیکن ان سے فاضل واحد جج کے ساتھ ساتھ ڈویژن بنچ نے بھی پوچھا تھا کہ رپورٹ فراہم نہ کرنے کی وجہ سے انہیں کیا تعصب کا سامنا کرنا پڑا لیکن وہ قابل ججوں کو مطمئن نہیں کر سکے کہ انکوائری رپورٹ فراہم نہ کرنے کی وجہ سے انہیں کیا تعصب ہوا۔ حقائق پر، ہم دیکھتے ہیں کہ عدالت عالیہ کے فیصلے میں کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں ہے۔

اس کے مطابق خصوصی اجازت کی درخواست کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔

جی۔ این۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:16
I am the author of this document